محمد وسیم اختر مفتی

مہاجرین حبشہ

(۳۷)

[''سیر و سوانح'' کے زیر عنوان شائع ہونے والے مضامین ان کے فاضل مصنفین کی اپنی تحقیق پر مبنی ہوتے ہیں، ان سے ادارے کا متفق ہونا ضروری نہیں ہے۔]

[اس مضمون کی چھتیسویں قسط نومبر ۲۰۲۴ء کے شمارے میں شائع ہوئی تھی۔ اس سلسلے کی آخری قسط اس شمارے میں شائع کی جا رہی ہے۔ ادارہ]

حضرت عبد اللہ بن مخرمہ رضی اللہ عنہ

نسب نامہ

حضرت عبد اللہ بن مخرمہ ہجرت سے انتیس سال پہلے مکہ میں قریش کی شاخ بنو عامر بن لؤی میں پیدا ہوئے۔ وہ اپنے والد کے اکلوتے بیٹے تھے۔ عبد العزیٰ بن ابو قیس دادا اور عامر بن لؤی آٹھویں جد تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کا نسب لؤی بن غالب پر جا ملتا ہے۔ لؤی کے دوسرے بیٹے کعب آپ کے آٹھویں جد تھے۔ بنو مالک بن کنانہ کی ام نہیک بہنانہ بنت صفوان حضرت عبد اللہ کی والدہ تھیں۔

حضرت عبد اللہ بن مخرمہ عبد اللہ اکبر کے لقب سے مشہور ہیں۔ ابو محمد ان کی کنیت ہے، قریش سے تعلق رکھنے کی وجہ سے قرشی اور عامر بن لؤی کی نسبت سے عامری جانے جاتے ہیں۔

قبول اسلام

ابتداے اسلام میں اسلام کی نعمت سے مالا مال ہوئے۔

پہلی ہجرت سوے حبشہ

رجب ۵/ نبوی (۶۱۵ء): دین حق کی طرف لپکنے والے مخلصین پر مشرکین مکہ کی ایذائیں حد سے بڑھ گئیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے ارشاد فرمایا: ''تم حبشہ کی سرزمین کو نکل جاؤ، وہاں ایسا بادشاہ حکمران ہے جس کی سلطنت میں ظلم نہیں کیا جاتا۔ وہ امن اور سچائی کی سرزمین ہے، (وہاں اس وقت تک قیام کرنا) جب تک اللہ تمھاری سختیوں سے چھٹکارے کی راہ نہیں نکال دیتا۔'' چنانچہ سب سے پہلے حضرت عثمان بن عفان کی قیادت میں سولہ اہل ایمان نصف دینار فی مسافر کرائے پر کشتی لے کر حبشہ روانہ ہوئے۔ حضرت عبداللہ بن مخرمہ ان سولہ اصحاب میں شامل نہ تھے۔ شوال کے مہینے میں دو کشتیوں پر سوار سڑسٹھ اہل ایمان کا دوسرا قافلہ نکلا جس کی قیادت حضرت جعفر بن ابوطالب نے کی، حضرت عبداللہ بن مخرمہ اس قافلے کا حصہ تھے۔ بنو عامر بن لؤی کے حضرت ابو سبرہ بن ابورہم، ان کی اہلیہ حضرت ام کلثوم بنت سہیل، حضرت عبداللہ بن سہیل، حضرت سلیط بن عمرو، حضرت سکران بن عمرو، ان کی اہلیہ حضرت سودہ بنت زمعہ، حضرت مالک بن زمعہ، ان کی اہلیہ حضرت عمرہ بنت سعدی، حضرت حاطب عمرو اور حضرت سعد بن خولہ ان کے ہم سفر تھے۔

حبشہ سے واپسی

مہاجرین کے حبشہ پہنچنے کے کچھ ہی دیر بعد قریش کے قبول اسلام کی غلط خبر پہنچی تو تینتیس اصحاب اور چھ صحابیات نے یہ کہہ کر مکہ کا رخ کیا کہ ہمارے کنبے ہی ہمیں زیادہ محبوب ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مخرمہ بھی مکہ لوٹ آئے، بنو عامر بن لؤی کے حضرت عبداللہ بن سہیل، حضرت ابو سبرہ بن ابورہم، ان کی اہلیہ حضرت ام کلثوم بنت سہیل، حضرت سکران بن عمرو اور ان کی اہلیہ حضرت سودہ بنت زمعہ ان کے ساتھ تھے۔

مکہ میں داخل ہونے کے بعد قریش کا تعذیب و ایذا کا سلسلہ زیادہ شدت کے ساتھ دوبارہ شروع ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باردگر حبشہ ہجرت کرنے کی اجازت دے دی۔ مہاجرین کے قائد حضرت عثمان بن عفان نے کہا: ہماری ہجرت اولیٰ اور یہ ہجرت نجاشی کی جانب ہے اور آپ ہمارے ساتھ نہ ہوں گے۔ آپ نے فرمایا: تم اللہ اور میری طرف ہجرت کر رہے ہو اور تمھیں ان دونوں ہجرتوں کا ثواب ملے گا (الطبقات الکبریٰ ۱/۱۴۱)۔

ابن سعد اسے ہجرت ثانیہ قرار دیتے ہیں، حالاں کہ ہجرت ثانیہ حضرت جعفر بن ابو طالب کی قیادت میں پہلے ہو چکی تھی۔ حبشہ سے واپس آنے کے بعد حضرت عبد اللہ بن مخرمہ مکہ میں مقیم رہے۔

دوسری ہجرت، مدینہ کی طرف

بیعت عقبۂ ثانیہ میں انصار نے جان و مال کی قربانی دینے کا عہد کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر بیعت کر لی تو آپ نے مکہ کے ستم رسیدہ اہل ایمان کو مدینہ ہجرت کرنے کا اذن دیا۔ حضرت ابو سلمہ نے پہلے مہاجر ہونے کا شرف حاصل کیا۔ ان کے بعد حضرت عامر بن ربیعہ، حضرت ابو احمد بن جحش اور ان کے اعزہ و اقارب دار ہجرت پہنچے، پھر حضرت عمر نے بیس افراد کا قافلہ لے کر مدینہ کا رخ کیا۔ حضرت عبد اللہ بن مخرمہ بھی ہجرت کر کے حضرت کلثوم بن ہدم کے مہمان ہوئے۔ ان کے ساتھ حضرت ابو عبیدہ بن جراح، حضرت مقداد بن عمرو، حضرت خباب بن ارت، حضرت سہیل بن بیضا، حضرت صفوان بن بیضا، حضرت عیاض بن زہیر اور کئی اصحاب حضرت کلثوم بن ہدم کی مہمانی میں رہے۔

مواخات

ہجرت کے پانچ ماہ بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پینتالیس (یا پچاس) مہاجرین اور اسی تعداد میں انصار کو حضرت انس بن مالک کے گھر جمع کیا اور ان میں مواخات قائم فرمائی۔ آپ نے حضرت فروہ بن عمرو بیاضی کو حضرت عبد اللہ بن مخرمہ کا انصاری بھائی قرار دیا۔

شاذ روایت

ابن عبد البر کہتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن مخرمہ کو حضرت سلمہ بن ہشام، حضرت عیاش بن ابو ربیعہ اور حضرت ولید بن ولید کی طرح کفار نے مدینہ ہجرت کرنے سے روک دیا۔ حضرت سلمہ، حضرت عیاش اور حضرت ولید تو جنگ خندق سے پہلے مدینہ نہ جا سکے، تاہم حضرت عبد اللہ بن مخرمہ جنگ بدر کے روز بھاگ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آن ملے (الدرر فی اختصار المغازی والسیر ۵۸)۔ ابن عبد البر کی اس روایت کی ہمیں کسی ذریعے سے تائید نہیں مل سکی، اس لیے اسے حضرت عبد اللہ بن مخرمہ کی ہجرت و مواخات کے بارے میں بیان کردہ مشہور روایت پر ترجیح نہیں دی جا سکتی۔

اقامت

ابن حجر بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مخرمہ نے مدینہ کے مقام بلاط میں حضرت عبد اللہ بن عوف

کے گھر کے سامنے مکان بنایا تھا۔ بلاط مسجد نبوی اور بازار کے درمیان کھلی جگہ تھی جہاں پتھر بچھا ہوا تھا (فتح الباری، رقم ۷۰۲۴۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۱۷۰۳۰۔ معجم البلدان ۱/ ۲۶۰)۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں یہودی مرد اور عورت کو رجم کرایا تھا (احمد، رقم ۵۲۷۶)۔ حضرت عبداللہ بن عوف نے اس مقام کے قریب گھر بنایا جسے دار البلاط کہا جاتا تھا، حضرت عبداللہ بن مخرمہ بھی ان کے بالمقابل آن بسے۔

جنگ بدر

جنگ بدر ۱۷/ رمضان ۲ھ (۱۳/ مارچ ۶۲۴ء) میں مدینہ سے اسّی میل دور بدر کے میدان میں لڑی گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قیادت میں تین سو تیرہ اہل ایمان ابو جہل کے لائے ہوئے ایک ہزار کفار کے خلاف نبرد آزما ہوئے اور نصرت الٰہی سے فتح عظیم حاصل کی۔ حضرت عبداللہ بن مخرمہ نے بھی داد شجاعت دی اور تیس سال کی عمر میں بدری ہونے کا امتیاز حاصل کیا۔

جنگ احد

جنگ احد ۱۷/ شوال ۳ھ (۲۳/ مارچ ۶۲۵ء) میں مسلمانوں اور مشرکین مکہ کے درمیان جبل احد کے دامن میں ہوئی۔ تین ہزار سے زائد مشرک جنگجوؤں کی قیادت ابو سفیان کے پاس تھی۔ اس جنگ کے نتیجہ کو کسی کی فتح یا شکست نہیں کہا جا سکتا، کیونکہ دونوں طرف شدید نقصان ہوا، آخر کار مشرک فوج لڑائی ترک کر کے مکہ واپس چلی گئی۔ حضرت عبداللہ بن مخرمہ اس غزوہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے۔

سریہ ابو سلمہ (سریہ قطن)

قطن بنو اسد بن خزیمہ کے پہاڑ کا نام ہے، وہاں ایک چشمہ بھی تھا۔ محرم ۴ھ میں بنو اسد بن خزیمہ کے ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی کہ طلیحہ بن خویلد اور سلمہ بن خویلد اپنے قبیلے کے لوگوں اور حلیفوں کو مسلمانوں کے خلاف جنگ پر اکسا رہے ہیں۔ آپ نے حضرت ابو سلمہ بن عبد الاسد کی قیادت میں ڈیڑھ سو انصار و مہاجرین کا سریہ قطن کی طرف روانہ فرمایا۔ اس سریہ میں حضرت عبداللہ بن مخرمہ بھی شامل تھے۔ سریہ کی آمد پر بنو اسد قطن کے چشمہ پر اپنے مال مویشی چھوڑ کر بھاگ نکلے۔ حضرت ابو سلمہ نے ان کے مویشی دبوچ لیے، تین غلاموں کو پکڑا اور چند دنوں کے بعد مدینہ لوٹ آئے۔ جاسوسی کرنے والے اسدی کو غنیمت میں سے حصہ دیا گیا۔

بقیہ غزوات

حضرت عبد اللہ بن مخرمہ نے خندق (ذی قعد ۵ھ، مارچ ۶۲۷ء) اور خیبر (محرم ۷ھ۔ مئی ۶۲۸ء) کے غزوات میں بھی حصہ لیا۔

عہد صدیقی، شہادت

جمادی الاولیٰ ۱۲ھ (دسمبر ۶۳۲ء): حضرت عبد اللہ بن مخرمہ نے عہد صدیقی میں مدعیِ نبوت مسیلمہ کذاب کے خلاف برپا ہونے والی جنگ یمامہ میں شہادت حاصل کی۔ شوق شہادت سے سرشار ہو کر دعا کی: اے اللہ، مجھے اس وقت تک موت نہ آئے جب تک میرا بند بند تیری راہ میں زخموں سے چور چور نہ ہو جائے۔ یہ دعا قبول ہوئی، مرتدین کی سرکوبی کرتے ہوئے اس جاں فشانی سے لڑے کہ ہر عضو مجروح تھا۔

حضرت عبد اللہ بن مخرمہ، حضرت عبد اللہ بن عمر اور حضرت ابو حذیفہ کے آزاد کردہ حضرت سالم رفقائے کار تھے، باری باری اپنی بکریاں چراتے تھے۔ جس دن جنگ شروع ہوئی، حضرت عبد اللہ بن عمر کی باری تھی۔ وہ میدان جنگ میں پہنچے تو حضرت عبد اللہ بن مخرمہ کو گرا ہوا پایا، غروب آفتاب ہو چکا تھا اور ابن مخرمہ کا آفتاب عمر بھی گہنا رہا تھا۔ انھوں نے پوچھا: روزہ داروں نے روزہ افطار کر لیا ہے؟ حضرت عبد اللہ بن عمر نے کہا: ہاں۔ کہا: اس ڈھال میں پانی لا کر میرے منہ میں پانی ڈال دو، میں بھی روزہ کھول لوں۔ وہ پانی لے کر پہنچے تو حضرت عبد اللہ بن مخرمہ دم دے چکے تھے۔ ان کی عمر ۴۱ برس ہوئی۔

جنگ یمامہ میں حضرت عبد اللہ بن مخرمہ، حضرت عبد اللہ بن سہیل، حضرت ابو دجانہ، حضرت طفیل بن عمرو دوسی، حضرت زرارہ بن قیس اور حضرت ضرار بن ازور سمیت اٹھاون انصار و مہاجرین اور ساڑھے چار سو دیگر مسلمانوں نے جام شہادت نوش کیا (البدایۃ والنہایۃ، وفیات سنہ ۱۱ھ)۔ خلیفہ بن خیاط کہتے ہیں: کل ساڑھے چار سو شہدا میں سے ایک سو چالیس مہاجرین و انصار تھے (تاریخ خلیفہ بن خیاط ۱۱۱)۔

ذریت

حضرت عبد اللہ بن مخرمہ کی اہلیہ حضرت زینب بنت سراقہ کے بطن سے مساحق نے جنم لیا۔ یہ بھی اپنے والد کی طرح اکلوتے تھے۔ حضرت عبد اللہ بن مخرمہ کے پوتے نوفل بن مساحق اور پرپوتے سعید بن نوفل اموی دور میں زکوٰۃ کے عامل رہے۔ نوفل بن مساحق اور ان کے بیٹے عبد الملک بن نوفل سے کچھ روایات مروی

ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مخرمہ کے سکڑپوتے سعید بن سلیمان تیسرے عباسی خلیفہ مہدی باللہ کے دور حکومت میں مدینہ کے قاضی رہے۔ سعید بن سلیمان کے بیٹے عبدالجبار بن سعید حضرت عبداللہ بن مخرمہ کی نسل کے آخری فرد تھے جنھوں نے مامون الرشید کے عہد میں مدینہ کی گورنری اور پھر قضا کا منصب سنبھالا۔

مطالعۂ مزید: کتاب المغازی (واقدی)، السیرۃ النبویۃ (ابن ہشام)، الطبقات الکبریٰ (ابن سعد)، نسب قریش (مصعب زبیری)، انساب الاشراف (بلاذری)، جمہرۃ انساب العرب (ابن حزم)، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب (ابن عبدالبر)، الدرر فی اختصار المغازی والسیر (ابن عبدالبر)، المنتظم فی تواریخ الملوک والامم (ابن جوزی)، اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ (ابن اثیر)، البدایۃ والنہایۃ (ابن کثیر)، الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ (ابن حجر)، اصحاب بدر (قاضی سلیمان منصورپوری)۔